

عہد طابعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۴ء

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈاریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۳۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ جب ان ڈاریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جا بجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیر شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عشر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی سلیس اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

امام ابن تیمیہؒ کا علمی تفوق اور ہم عصر علماء

تذکرہ ابوالکلامؒ کے اردو اقتباس سے عربی میں خلاصہ

العلماء فی عصر ابن تیمیہ فی الشام ما ذکرہ القاضی ابو البرکات فی بالیہ

وکان فی عصرہ بالشام یومئذ سبعون مجتہد من کل منتخب

کانوا نقادین وحفاظین واعظام النظر والاجتهاد ما اتی الزمان مثلہم بعدہم کابی الفتح بن سید الناس، شمس الدین المقدسی، ابو العلاء انصاری السبکی، قاضی ابن الزملکانی، سید ابوالمحسن دمشقی، ابو عباد اللہ حریری، ابو العباس ابن نصر الواسطی، حافظ ابو الفداء عماد الدین، حافظ احمد ابن قدامة مقدسی، اسحق المہدی، امام برہان الدین الفرازی، حافظ صالح الدین بعلبکی، شیخ صفی الدین بغدادی، ابن شامہ دمشقی، قاضی تقی الدین دقوقی، شیخ

امام ابوحنیفہؒ کا پسندیدہ شعر:

قال تلمیذ ابی حنیفۃ خالد الشمس البصری ان فی اکثر الاحیان یحمری علی لسان الامام ارتجالا

کفی حزنا ان لا حیات ہنیئۃ ولا عملا یرضی بہ اللہ صالح
غم والم کے لئے باتیں کافی ہیں۔ زندگی ناخوشگوار گزرے۔ خوشنودی حق مطلوب ہونے کے سوا کسی عمل میں مشغول ہو۔

(امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی صفحہ ۱۳۹) (یکم مارچ)

شیخ علائی کی شہادت کے ضمن میں:

فمن شاء فلینظر الی لمنظری نذیر الی من ظن ان الہوی سہل
یاناعی الاسلام قم وانعمہ قد زال عرف وبدا منکر
الامن الہوی ومن الہوی انا نحن روحان حللنا بدنا
فإذا ابصرتنی ابصرتہ وإذا ابصرتہ ابصرتنا
(تذکرہ ابوالکلام آزادؒ)

مزاظمؒ اور ابن معینؒ کا امام احمد بن حنبلؒ کی شان میں نذرانہ عقیدت:

قال المزاحم الخاقانی فی حق سیدنا احمد بن حنبل
لقد صار فی الافاق احمد محنة وامر الوری فیہا لیس بمشکل
ترى ذا الہوی جہلا لاحمد مبغضاً وتعرف ذا التقوی یحب ابن حنبل
قال ابن معین فی حقہ کما نقلہ الخطیب فی التاریخ:

اضحیٰ ابن حنبل محنة مامونة وبحب احمد يعرف المتنسک
واذا رأیت لاحمد متنقصا فاعلم بان ستورہ ستہتک
فلسفہ میں عمر کا بسر کرتا: امام رازی نے فلسفہ میں عمر بسر کرنے کے حوالہ سے کہا ہے

لعمری لقد طفت المعاهد کلہا وسیرت طرفی بین تلک المعالم
فلم أرا واضعا کف حائر علی ذقن اوقار عامن نادم

ایک دوسری جگہ یوں کہا گیا ہے: نہایۃ ارباب العقول عقل واكثر سعی العالمین ضلال
ولم نستفدمن بحثنا طول عمرونا سوی ان جمعنا فیہ قیل وقالو

تذکرہ آزاد سے منتخب اشعار: تھا جوش و خروش اتفاقی ساقی اب زعمہ دلی کہاں باقی ساقی
میخانہ نے رنگ روپ بدلا ایسا میکش میکن رہا نہ ساقی ساقی

عزالت نشینی اور خدا کی ذات میں انہماک

بیگانہ جہاں ہمیں عزالت نے کر دیا
شب وصال بہت کم ہے آسانی سے کہو
کچھ کچھ کسی سے ملاقات رہ گئی
کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا
بازی اگر چہ پانہ سکا سر تو کھوسکا

دین کی خاطر شدائد کا برداشت نہ کرنا

کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز
دو عالم از اثر شعلہ جمالش سوخت
اے روسیہ تجھ سے تویہ بھی نہ ہو سکا
بجز متاع محبت کہ در پناہ من است

جرم زاہد بجز عشق الہی کچھ نہیں

خونے نہ کردہ ایم و کسی راہ نہ کشتہ ایم
جرم عشق اگر کشتی مرا ممنون احسانم
جرم ہمیں کہ عاشق روئے تو گشتہ ایم
گناہ زاہد بے بے چارہ یا رب چیست حیرانم
اصحاب اخلاص کا نقش صدق نہیں مٹتا:

ہرگز نیرود آ نکہ دلش ز ندہ شد عشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے اسفار:

۱۳ جنوری ۱۹۵۴ء: حضرت والد ماجد صدر صاحب (مولانا عبدالغفور سواتی) شائقین مولوی صاحب (مولانا سید احمد) اور مولانا ابرار شاہ (اساتذہ) کی معیت میں حضرت مولانا نصیر الدین غور غوثی کی رہائی کی تہنیت کیلئے تشریف لے گئے۔ ۲۲ مارچ: آج شام پاکستان میل (ریل گاڑی کا نام) سے والد صاحب براستہ دریا خان نجم المدارس کلاچی کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ جلسہ میں شیخ الحدیث کی معیت میں سفر لاہور:

۲۶ مارچ: حضرت قبلہ والد صاحب شام ۷ بجے چناب ایکسپریس سے جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ جلسے میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ بندہ بھی ساتھ ہے۔ صبح سوا آٹھ بجے لاہور پہنچے جہاں جامعہ کے طلباء اور دیگر احباب و متعلقین استقبال کے موجود تھے۔ ۱۰ بجے حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع مولانا بہاء الحق قاسمی اور حضرت مولانا خیر محمد مہتمم خیر المدارس ملتان سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں ہوئیں احقر نے شاہی مسجد علامہ اقبال کے مرمریں روضہ کی زیارت کی سرسکندر حیات مرحوم کی قبر اکبری قلعے

قادیانی تحریک کے دوران گرفتاری سے رہائی۔

کے پرانے یادگار لارنس باغ، چڑیا گھر، مال روڈ، انارکلی، شملہ پہاڑیاں بھی دیکھیں۔ ظہر کے بعد حضرت قبلہ والد صاحب نے ”ضرورت حدیث“ کے موضوع پر تقریر کی۔ عصر کے وقت مولوی حبیب اللہ کے مکان پر گئے شام کا کھانا مولانا محمد ادریس اور دیگر علماء کے ہمراہ کھایا، عشاء کے بعد حضرت قبلہ والد صاحب نے سوا گھنٹہ ”حجیت حدیث“ پر ایمان افروز تقریر کی اس کے بعد علامہ ادریس صاحب نے تیسرے براشعار اقبال کی تشریح بیان کی۔ رات ۱۲ بجے جلسہ برخاست ہوا اگلی صبح حبیب اللہ صاحب کے ہاں دعوت پر گئے اس کے بعد علامہ مطیع الحق دیوبندی مہتمم فیض العلوم فیض باغ کے ہاں بھی چائے کی دعوت پر حاضری ہوئی۔ اس کے بعد جلسہ گاہ گئے جہاں والد صاحب کی صدارت میں نشست کا انعقاد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ ”تعلیم کتاب وسنت“ کے موضوع پر تقریر فرمائی، اس کے بعد مفتی محمد حسن کے فرزند مولوی عبید اللہ نے روئیداد مدرسہ سنایا۔ علامہ خیر محمد جالندھری کے دست مبارک سے تقسیم اسناد کیا گیا۔ اور اس کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ظہر کے بعد مفتی محمد حسن صاحب اور علامہ محمد ادریس صاحب سے رخصت لی، پھر مولانا رسول خان دیوبندی جو والد صاحب کے استاد ہیں، ان سے ملاقات کیلئے گئے، پھر صوفی صاحب اکوڑوی کے ہاں دعوت چائے پر جانا ہوا۔ شاہی مسجد کے خطیب مولانا عزیز الحق سے بھی ملاقات کی۔ شاہی مسجد میں منسوب جبہ نبوی ﷺ دستار مبارک وغیرہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ رات کا کھانا شام کو علامہ حامد میاں بن علامہ محمد میاں دہلی ناظم جمعیت العلماء ہند کے ہاں کھایا، بجے واپسی کیلئے سٹیشن روانہ ہوئے۔ جہاں بہت سارے احباب صوفی صاحب کے ہمراہ الوداع کے لئے موجود تھے۔ رات ۱۰ بجے پاکستان میل کے ذریعہ لاہور سے واپس روانہ ہوئے۔ اس سفر میں جن علماء و اکابرین سے ملاقاتیں ہوئیں، ان کے اسماء یہ ہیں: علامہ مفتی محمد حسن، علامہ محمد ادریس، علامہ محمد شفیع کراچی، علامہ خیر محمد ملتان، علامہ بہاء الحق قاسمی لاہور، مولانا خالد محمود، علامہ مطیع الحق دیوبندی، مفتی جمیل احمد تھانوی، علامہ شہاب الدین تلمیذ شیخ الہند، مولانا نجم الحسن، مدیر انوار العلوم حافظ محمد مالک کاندھلوی کراچی، مولانا حامد میاں الحاج گل محمد صاحب خطیب مسجد نیلا گنبد اور قاری عبید اللہ صاحب۔

۳ مارچ اپریل: والد صاحب چشمی تشریف لے گئے۔

۳۰ مارچ اپریل: والد صاحب جامعہ عثمانیہ راولپنڈی کے جلسہ میں شرکت کے جہاں بعد از جمعہ جلسہ کی صدارت فرمائی۔

۲۶ جون: بروز ہفتہ حضرت والد صاحب نے بعد از صلوٰۃ فجر (حقانی کی مسجد قدیم میں) ترجمہ تفسیر قرآن کا درس شروع کیا۔

خاندانی، علاقائی، ملکی اور بین الاقوامی احوال و واقعات:

۵ جنوری: سیف الرحمن ولد عبد الرحمن لہ کے ہاں لڑکے کی ولادت۔

☆ اسیران سرحد (خان عبدالغفار خان وغیرہ) کی رہائی کا اعلان۔

۲۲ جنوری : کراچی کے قریب جھمپیر میں ریل گاڑی کی پیڑل ڈبے کے ساتھ ٹکر ہوئی جس کے نتیجے میں گاڑی میں شدید آگ لگ گئی۔ ۱۲۰۰ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔

۱۰۔ افروزی : اینٹی قادیان تحریک کے چار گرفتار افراد کی رہائی عمل میں آئی۔ مولانا ابوالحسنات صاحب، صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا لال حسین اختر، مسٹر مظفر الدین صاحب۔ ۱۷۔ افروزی : سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور تاج الدین انصاری رہا کئے گئے۔ ۲۲۔ افروزی : امین احسن اصلاحی اور میاں طفیل احمد جماعت اسلامی رہا ہو گئے۔ ۲۵۔ افروزی : مصر کے جنرل نجیب آمرانہ اختیارات حاصل کرنے کے الزام میں نظر بند کئے گئے۔ موصوف نے تین روز قبل استعفیٰ دیا تھا۔ مصر میں حالات نازک صورتحال اختیار کر گئے۔

☆ امریکہ پاکستان کو فوجی امداد دینے پر رضامند ہو گیا۔ ۲۷ فروری : جنرل محمد نجیب کو دوبارہ مصر کا صدر مقرر کیا گیا۔ ۱۱ مارچ : جمعیتہ الطالبہ جامعہ اسلامیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ ۱۲ مارچ : شاہ عراق فیصل ثانی اور ولی عہد عبداللہ بغداد سے کراچی پہنچ گئے۔ ☆ مشرقی بنگال میں انتخابات ختم ہوئے۔

۱۶/ مارچ: مولانا مسعود عالم ندوی رکن جماعت اسلامی و ناظم دارالعلوم پیر الہی و بخش کالونی کراچی ساڑھے نو بجے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ☆ حضرت بادشاہ گل صاحب اکوڑہ خٹک بنگال اور ہندوستان کے سفر سے واپس ہوئے۔

۱۷/ مارچ: شاہ عراق نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عراق اور پاکستان کے عوام صدیوں سے رشتہ اخوت و مؤدت میں منسلک ہیں اور یہی رشتہ اتحاد ان کا طرہ امتیاز ہے۔ ہمیں مسرت ہے کہ ہم اسلام کے بہادر فرزندوں کے جھرمٹ میں موجود ہیں۔ ہمیں انتہائی خوشی ہوئی کہ ہم اپنے بہادر اور جانناز مسلم بھائیوں کے وطن عزیز میں آئے آئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مستقبل قریب میں اس اتحاد و یکجہت پر شاعرانہ نتائج مرتب ہوں گے۔ شاہ عراق اپنے دورے میں پشاور کو سندھ و الپنڈی اور لاہور بھی گئے۔ ۲۵/ مارچ: اکوڑہ کے شیخ عبدالعزیز کے لڑکوں کی شادی ہوئی۔

احوال و کوائف دارالعلوم حقانیہ:

۹ جنوری: دارالعلوم کے شش ماہی امتحانات شروع ہوئے۔

۶۶ فروری : مولانا محمد ظہور الحق (ساکن دامان چھجھ) فاضل حقانہ کا جامعہ اشرفیہ لاہور میں بحیثیت مدرس تقرر ہوا۔

۱۳ فروری : شہنشاہ ترمذی شریف کی افتتاح مولانا عبد الغفور صاحب نے کی۔

۳۱ مارچ: جمعۃ الطلہ کا سالانہ جلسہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں والد ماجد حضرت مولانا عبدالحق ہزاروی صاحب، مولانا عبدالرحمن کامپوری شیخ الحدیث اور دیگر اساتذہ نے شرکت کی۔ رات سب بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

القرآن سکول کے دینیات کا سالانہ امتحان ہوا۔ ۱۷ اپریل: دارالعلوم کے سالانہ امتحانات شروع ہوئے۔

دارالعلوم حقانیہ کا سالانہ جلسہ دستار بندی اور نئی تعمیر برلب سڑک کا سنگ بنیاد:

۱۸ اپریل: جلسہ کا انعقاد ۳ بجے ظہر کو ہوا، پہلی نشست کی صدارت کے لئے حضرت مولانا نصیر الدین غور غشتوی کا اعلان ہوا تھا مگر انہیں خالم وجاہر حکومت نے اکوڑہ سے واپس کر دیا۔ جس کی وجہ سے مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے صدارت فرمائی، پھر قبلہ والد نے روئیداد مدرسہ سنایا، اس کے بعد ۱۱ فضلاء کی دستار بندی ہوئی۔ بعد از نماز عصر والد صاحب نے دارالعلوم حقانیہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اس تقریب میں صوبہ سرحد اور پاکستان کے بڑے بڑے علماء کرام موجود تھے، جن میں بعض کے نام یہ ہیں مولانا عبداللہ خان ہزاروی، مولانا بہاء الحق قاسمی، مفتی محمد نعیم لدھیانوی، حضرت بادشاہ گل صاحب، قاری محمد امین صاحب، خان اعلیٰ محمد زمان خان وغیرہم۔ جلسہ کی دوسری نشست رات کو میاں مسرت شاہ کا کاخیل صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں تقریباً ۵ ہزار افراد نے شرکت کی۔ تیسری نشست قاضی امین الحق صاحب اکوڑہ خٹک کی صدارت میں ہوئی، جس میں مولانا لطف اللہ جہانگیروی، مولانا مصلح الدین صاحب حق مردانی، مولانا عبداللہ خان ہزاروی، حافظ اللہ وسایا ڈیرہ غازی خان مفتی عبدالقیوم پوٹوئی، اور مولانا گل بادشاہ صدر جمعیۃ العلماء سرحد نے خطاب فرمایا۔ ۲۳ اپریل: نماز جمعہ کے بعد دارالعلوم میں ختم

بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں گرد و نواح کے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

حقانیہ میں مدنیہ کی خوشبو: ۲۳ اپریل: مولانا عبدالرحمن کامپوری اور مولانا عبداللہ درخواستی

بہاولپور دارالعلوم حقانیہ (مسجد قدیم) تشریف لائے مدرسہ اور کتب خانہ کا معائنہ کیا۔ بعد میں دارالعلوم کی نئی اراضی برلب سڑک دیکھنے گئے۔ اور برکت کے لئے ان سے بھی سنگ بنیاد رکھوایا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں مجھے مدینہ منورہ کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔ سامنے کے پہاڑ بھی مدینہ کے پہاڑ کے مشابہ ہیں۔

۱۲ جون: دارالعلوم حقانیہ کے نئے تعلیمی سال کے داخلے شروع ہوئے۔

مولانا سمیع الحق کی ذاتی تعلیمی مصروفیات

۱۸ جنوری: میرزا قسبی بندہ نے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سواتی سے شروع کی۔

۲۲ جنوری: مطول مولانا مفتی یوسف کے ہاں ختم ہوئی۔ ۲۳ جنوری: سب سے معلقہ مفتی محمد یوسف صاحب کے ہاں سے شروع کی۔

۲۵ جنوری: کلام الملوک مفتی محمد یوسف کے ہاں سے شروع کی۔

۱۔ حضرت تھانوی کے حکم اور مگرانی میں مرتب کردہ صحابہ کرامؓ و ازواج مطہرات وغیرہ کے عربی مظلوم اشعار کا مجموعہ کلام الملوک۔